ٹیلیفون نمبر ۹ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم تحشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۳۱ وفا ۱۳۴۵ ہش ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ ۳۱ جولائی ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۷۶

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۳۰ جولائی۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور نے قرآن مجید کی عظمت و شان اور اس کے بے اندازہ لازوال محاسن پر ایک روح پرور خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور نے سورۃ المومن کی آیات

تَنْزِيلُ الْكِتَابِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ ۝

(آیات ۳ و ۴)

کی نہایت پر معارف تفسیر بیان کر کے قرآن مجید کی آٹھ اندرونی خوبیوں درمحاسن پر جو اس کی عظمت و شان کی آئینہ دار ہیں بہت عمدہ پیرایہ میں روشنی ڈالی۔

— ربوہ ۳۰ جولائی۔ حضرت ام متین صاحبہ مدظلہا العالی کی عام طبیعت تو بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے لیکن گھبراہٹ کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

— حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:-

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرنا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی۔" (افسر امانت تحریک جدید)

مجلس انصاراللہ کا گیارہواں مرکزی سالانہ اجتماع

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس انصاراللہ کے آئندہ مرکزی اجتماع کے لئے

۲۸ - ۲۹ - ۳۰ / اکتوبر
بروز جمعہ ہفتہ اتوار

کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔ انصاراللہ کو چاہیئے کہ ابھی سے اجتماع میں شامل ہونے کے لئے تیاری شروع فرما دیں۔

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ زندگی بھی اگر خدا تعالیٰ کیلئے نہ ہو تو جہنم ہی ہے

حقیقی راحت اور حقیقی اطمینان خدا ہی میں زندہ رہنے اور مرنے سے ملتا ہے

"اب سمجھنا چاہیئے کہ جہنم کیا چیز ہے؟ ایک جہنم تو وہ ہے جس کا مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے وعدہ دیا ہے اور دوسرے یہ زندگی بھی اگر خدا تعالیٰ کے لئے نہ ہو تو جہنم ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے انسان کا تکلیف سے بچانے اور آرام دینے کے لئے متوّلی نہیں ہوتا۔ یہ خیال مت کرو کہ کوئی ظاہر دولت یا حکومت مال و عزت، اولاد کی کثرت کسی شخص کے لئے کوئی راحت یا اطمینان و سکینت کا موجب ہو جاتی ہے اور وہ دم نقد بہشت ہی ہوتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ وہ اطمینان اور وہ تسلی اور وہ تسکین جو بہشت کے انعامات میں سے ہیں ان باتوں سے نہیں ملتی وہ خدا ہی میں زندہ رہنے اور مرنے سے مل سکتی ہے جس کے لئے انبیاء علیہم السلام خصوصاً ابراہیم اور یعقوب علیہما السلام کی بھی وصیت تھی کہ لا تموتنّ الّا وانتم مسلمون۔ لذات دنیا تو ایک قسم کی ناپاک حرص پیدا کر کے طلب اور پیاس کو بڑھا دیتی ہیں استسقاء کے مریض کی طرح پیاس نہیں بجھتی۔ یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ پس یہ بے جا آرزوؤں اور حسرتوں کی آگ بھی منجملہ اسی جہنم کی آگ ہے جو انسان کے دل کو راحت اور قرار نہیں لینے دیتی بلکہ اس کو ایک تذبذب اور اضطراب میں غلطاں و پیچاں رکھتی ہے۔ اس لئے میرے دوستوں کی نظر سے یہ امر ہرگز پوشیدہ نہ رہے کہ انسان مال و دولت یا زن و فرزند کی محبت کے جوش اور نشے میں ایسا دیوانہ اور از خود رفتہ نہ ہو جاوے کہ اس میں اور خدا تعالیٰ میں ایک حجاب پیدا ہو جاوے۔ مال اور اولاد اسی لئے تو فتنہ کہلاتی ہے۔ ان سے بھی انسان کے لئے ایک دوزخ تیار ہوتا ہے اور جب وہ ان سے الگ کیا جاتا ہے تو سخت بے چینی اور گھبراہٹ ظاہر کرتا ہے اور اس طرح پر یہ بات کہ نار اللہ الموقدۃ التی تطّلع علی الافئدۃ منقولی رنگ میں نہیں رہتا بلکہ معقولی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ پس یہ آگ جو انسانی دل کو جلا کر کباب کر دیتی ہے اور ایک جلے ہوئے کوئلے سے بھی سیاہ اور تاریک بنا دیتی ہے، یہ وہی غیر اللہ کی محبت ہے۔"

(الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۰ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۶۶ء

فتح اسلام

(۲)

کل ہم نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ فتح اسلام سے چند اقتباسات درج کرکے بتایا تھا کہ کس طرح آج سے ۷۵ سال پہلے مسیح موعود علیہ السلام نے زمانہ کے حالات کا ادراک کیا تھا۔ اور کس طرح آپ نے مسلمانوں کو انتباہ کیا تھا۔ مگر مسلمان اہل علم حضرات نے بجائے توجہ دینے کے آپ کی مخالفت شروع کر دی۔ افسوسناک امر یہ ہے کہ یہ مخالفت آج تک چلی جاتی ہے۔ بڑے بڑے پہلوان اس میدان میں کودے اور ناکام ہوگئے۔ مگر نئے نئے ہمت آزمائی کے لئے میدان میں نکلتے آرہے ہیں۔ یہ لوگ اسلام کی سب سے بڑی خدمت یہی سمجھتے ہیں کہ احمدیت کی مخالفت کی جائے۔ مگر اس کے باوجود وہ مسلمانوں کی موجودہ حالت پر بھی آنسو بہاتے چلے جاتے ہیں۔ مگر جہاں تک اشاعت اسلام کا تعلق ہے۔ وہ اسی طرح غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور ان کے زیر اثر مسلمانوں کی حالت بھی بد سے بدتر ہوتی چلی جاتی ہے۔ چنانچہ ایک ہفت روزہ کا ایک اقتباس بطور نمونہ از خروارے ملاحظہ ہو۔

"طوفان اور ہم:۔ طوفان کی شدت اور طغیانی کے خروش کو دیکھ کر اگر انسان حواس پر قابو نہ رکھ سکے یا اپنے آپ کو طوفانی لہروں کے سپرد کردے۔ تو ۹۹۹ فی ہزار امکان اسی کا ہے کہ یہ شخص ہلاک ہو جائیگا لیکن ایسی بے شمار مثالیں دیکھنے سننے میں آتی رہتی ہیں کہ شدید سے شدید تر ناموافق حالات میں بھی اگر ہوش و حواس کو قائم رکھا گیا۔ اور طوفانی لہروں سے لڑنے کے لئے مقدور بھر کوشش جاری رکھی گئی۔ تو کبھی ایسا دیکھنے میں آیا کہ طوفان کا رخ مڑ گیا۔ کبھی کسی طوفانی لہر نے اپنے سے لڑنے والے کو کنارے پر پھینک دیا۔ اور کبھی یہ کرشمہ بھی مشاہدے میں آیا کہ کوئی مردے از غیب نمودار ہوا اور اس نے طوفانی لہروں کے مقابلے میں مضمحل ہونے والے کو اچک لیا۔ اور ساحل مراد تک پہنچا دیا۔

آج ہم فی الواقعہ اسی قسم کی پریشان کن صورت حال سے دوچار ہیں مغربی اقوام کا سیاسی غلبہ اگرچہ باقاعدہ حکمرانی کی صورت میں موجود نہیں ہے لیکن ایک تو سیاسی بالادستی ہنوز انہی اقوام کو حاصل ہے۔ ثانیاً وہ ہمیں "ترقی پذیری" کا چکمہ دے کر اپنی گرفت مضبوط کرتی چلی جا رہی ہیں ثالثاً وہ ہمیں متحد نہیں ہونے دیتیں۔ اور رابعاً وہ اپنے ملحدانہ افکار عیاشانہ طرز زندگی۔ اخلاق سے تہی دامن تہذیب، عفت و عصمت کی غارت گر ثقافت اور حیا سوز معاشرت کو ہم پر مسلط کرنے کے لئے کروڑوں نہیں کھربوں ڈالر ہر سال صرف کر رہی ہیں۔ اور ہمارے ہاں ایک عظیم نسل ایسی تیار ہو چکی ہے۔ جو ایمان کی جگہ الحاد۔ خدا کی عبادت کی جگہ مادہ پرستی۔ شرم و حیا کی جگہ آوارگی و بدعصمتی اور اتباع شریعت کے بجائے اتباع فرنگ و امریکہ اور اطاعت روس و چین کو اختیار کر چکی ہے۔ اور یہ نسل اسلام سے بڑی تیزی کے ساتھ دور ہی نہیں، خاکم بدہن بیزار ہوتی چلی جا رہی ہے۔

اور ہمیں اس حقیقت کے اعتراف میں کوئی تامل نہیں کہ اس دور میں اس عظیم فتنہ اور ہولناک طوفان کے بالمقابل کوئی موثر قوت میدان عمل میں موجود نہیں ہے۔ جس کا نتیجہ اس صورت میں سامنے آرہا ہے کہ کل تک جن گھروں میں عبادت کا ماحول تھا آج وہاں عبادت کے تصور کا مضحکہ اڑایا جانے لگا ہے۔ جن گھرانوں کی بہو بیٹیوں کی جوتیاں چشم فلک نے بھی نہ دیکھی تھیں ان کی نوخیز بچیاں کھلے بندوں بازاروں میں گھومتی اور اپنے باپوں، بھائیوں، شوہروں کی معیت میں عریاں فلمیں دیکھنے اور رقص گاہوں میں داد عیش دینے میں مصروف ہیں

اور صحیح معنوں میں یہ حقیقت مشاہدے میں آرہی ہے کہ طوفانی لہریں خود مصلحین و محافظین کے گھروں کی تاخت و تاراج میں مصروف ہیں۔

اس المناک صورت حال میں ہمیں اور آپ کو کیا کرنا چاہیئے۔ اس کا فیصلہ کرتے وقت آغاز گفتگو میں عرض کی گئی تمہیداتی مثال پر غور کیجیئے شاید راہ عمل کا تعین ہو سکے۔"

اس طوفان بلاخیز کو روکنے کے لئے ہفت روزہ مذکور نے دو طریقے بتلائے ہیں۔

(۱) طوفانی لہروں سے لڑ کر منہ پھیر دیا جائے
(۲) کوئی مردے از غیب نمودار ہو۔

یہ دونوں باتیں قیاسی ہیں۔ پہلی بات طوفان زدوں کی ہمت صبر اور استقلال کی خواہاں ہے۔ دوسری بات محض خواہشاتی ہے۔ اس سے اتنی بات واضح ضرور ہوتی ہے کہ لکھنے والا یہ جانتا ہے کہ اکثر ایسے طوفانوں کو تھامنے کے لئے "مردے از غیب" نمودار ہوتے ہیں مگر افسوس ہے کہ لکھنے والے نے قرآن کریم اور احادیث نبوی سے جن میں اس زمانے کے لئے پیشگوئیاں ہیں کوئی فائدہ نہیں اٹھایا۔ اس کی نظر میں اللہ تعالیٰ کا ہاتھ قطعاً نہیں ہے۔ الغرض وہ ایک انتہائی مایوسی کا جنگل ہے جس میں لکھنے والا گرفتار ہے۔ اس کو آسمان کی روشنی کہیں نظر نہیں آرہی۔ وہ صرف انسانی تدابیر پر بھروسہ رکھتا ہے۔ کیونکہ اس کے نزدیک "مردے از غیب" بھی محض ایک اتفاقی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ کی سکیم کو اس میں کوئی دخل نہیں ہے مگر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی رسالہ میں فرماتے ہیں:۔

"یہ کرسچن قوموں اور تثلیث کے حامیوں کی جانب سے وہ ساحرانہ کارروائیاں ہیں کہ جب تک ان کے اس سحر کے مقابل پر خدا تعالیٰ وہ پرزور ہاتھ نہ دکھاوے جو معجزے کی قدرت اپنے اندر رکھتا ہو اور اس معجزہ سے اس طلسم سحر کو پاش پاش نہ کرے۔ تب تک اس جادوئے فرنگ سے سادہ لوح دلوں کو مخلصی حاصل ہونا بالکل قیاس اور گمان سے باہر ہے۔ سو خدا تعالیٰ نے اس جادو کے باطل کرنے کے لئے اس زمانہ کے سچے مسلمانوں کو یہ معجزہ دیا کہ اپنے اس بندہ کو اپنے الہام اور کلام اور اپنی برکات خاصہ سے مشرف کرکے اور اپنی راہ کے باریک علوم سے بہرہ کامل بخشکر مخالفین کے مقابل پر بھیجا اور بہت سے آسمانی تحائف اور علوی عجائبات اور روحانی معارف و دقائق ساتھ دیئے تا اس آسمانی پتھر کے ذریعہ سے وہ موم کا بت توڑ دیا جائے۔ جو سحر فرنگ نے تیار کیا ہے۔ سو اے مسلمانو! اس عاجز کا ظہور ساحرانہ تاریکیوں کے اٹھانے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک معجزہ ہے۔ کیا ضروری نہیں تھا کہ سحر کے مقابل پر معجزہ بھی دنیا میں آتا۔ کیا تمہاری نظروں میں یہ بات عجیب اور انہونی ہے کہ خدا تعالیٰ نہایت درجہ کے مکروں کے مقابلہ پر جو سحر کی حقیقت تک پہنچ گئے ہیں۔ ایک ایسی حقانی چمکار دکھاوے جو معجزہ کا اثر رکھتی ہو۔"

(فتح اسلام صفحہ ۶-۷)

روحانی نہر

۔ الفضل دوسرے عام اخباروں کی طرح محض ایک روزنامہ پرچہ نہیں بلکہ ایک روحانی نہر ہے جس سے احمدیت کی کھیتی سیراب ہو رہی ہے اور لوگ اس سے تسکین پا رہے ہیں۔

۔ آپ بھی اس سے اپنے ایمان کی کھیتی کو سیراب کرنے کا سامان کیجیے

(مینیجر الفضل ربوہ)

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آپؑ کے اپنے اقوال کی روشنی میں

(مرتبہ فرمودہ حضرت سیدہ اُمِّ متین صاحبہ مدظلہا العالی)

(۴)

دوستوں سے محبت

اپنی جماعت کے دوستوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بہت محبت فرماتے تھے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"اصل بات یہ ہے کہ ہمارے دوستوں کا تعلق ہمارے ساتھ اعضاء کی طرح سے ہے اور یہ بات ہمارے روزمرّہ کے تجربہ میں آتی ہے کہ ایک چھوٹے سے چھوٹے عضو مثلاً انگلی ہی میں درد ہو تو سارا بدن بے چین اور بے قرار ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ ٹھیک اسی طرح ہر وقت اور ہر آن میں ہمیشہ اسی خیال اور فکر میں رہتا ہوں کہ میرے دوست ہر قسم کے آرام اور آسائش سے رہیں یہ ہمدردی اور یہ غمخواری کسی تکلف اور بناوٹ کی رُو سے نہیں بلکہ جس طرح والدہ اپنے بچوں میں سے ہر واحد کے آرام و آسائش کی فکر میں مستغرق رہتی ہے خواہ وہ کتنے ہی کیوں نہ ہوں اُسی طرح میں للّٰہی دلسوزی اور غمخواری اپنے دل میں اپنے دوستوں کے لئے پاتا ہوں۔"

(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۱۰۵)

اسی ہمدردی اور غم خواری کے جذبہ کے ماتحت آپ اپنے دوستوں کی خدمت میں بھی لگے رہتے تھے اور ان کے لئے دعائیں بھی بکثرت فرماتے تھے۔

ایک دفعہ مولوی عبدالکریم صاحب نئے مکان میں ایک چارپائی پر سو رہے تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام وہاں ٹہل رہے تھے۔ مولوی صاحب نے جاگنے پر دیکھا کہ حضور فرش پر چارپائی کے نیچے لیٹے ہوئے ہیں۔ مولوی صاحب ادب سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پوچھا کہ کیوں اُٹھے۔ انہوں نے پاسِ ادب کا عذر کیا اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"میں تو آپ کا پہرہ دے رہا تھا لڑکے شور کرتے تھے انہیں روکتا تھا کہ آپ کی نیند میں خلل نہ آوے۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۶)

ایک دفعہ آپ نے فرمایا:۔

"میرا مذہب ہے کہ جو شخص ایک دفعہ مجھ سے عہدِ دوستی باندھے مجھے اس عہد کی اتنی رعایت ہوتی ہے کہ وہ کیسا ہی کیوں نہ ہو اور کچھ ہی کیوں نہ ہو جائے میں اس سے قطع تعلق نہیں کر سکتا ہاں اگر وہ خود قطع تعلق کر دے تو ہم لاچار ہیں۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۸)

احباب کی خدمت کے لئے گھر میں ادویہ بھی رکھا کرتے تھے تا جس کو ضرورت ہو اس کے کام آجائے۔ ایک صاحب کے دانت میں درد تھا اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دوائی منگوائی تھی وہ اندر مکان میں تھی جناب میر صاحب نے کہا ان کے دانت میں درد ہے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ

"میں ابھی جاکر وہ سب بوٹی لا دیتا ہوں۔"

مریض نے کہا حضور کو زحمت ہوگی اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"یہ کیا تکلیف ہے" اور اندر جاکر دوائی لاکر اس مریض کو دے دی

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲۸۳)

دیہات کی عورتیں اکثر بچوں کیلئے دوائیاں لینے آیا کرتی تھیں اس پر مولوی عبدالکریم صاحب نے کہا حضور یہ تو بڑی زحمت کا کام ہے۔ اور اس طرح حضور کا قیمتی وقت ضائع ہوتا ہے۔ اسکے جواب میں حضور نے فرمایا:۔

"یہ بھی تو ویسا ہی دینی کام ہے۔ یہ مسکین لوگ ہیں یہاں کوئی ہسپتال نہیں میں ان لوگوں کی خاطر ہر طرح کی انگریزی اور یونانی دوائیں منگوا رکھا کرتا ہوں جو وقت پر کام آجاتی ہیں۔ یہ بڑا ثواب کا کام ہے مومن کو ان کاموں میں سست اور بے پروا نہ ہونا چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۳)

دُعاؤں پر زور

دعائیں تو آپ اپنی جماعت کے لئے بہت ہی فرماتے تھے جیسا کہ اوپر کے ایک حوالہ میں بھی ذکر ہے۔

ایک اور موقع پر آپ نے فرمایا:۔

"میں نے یہ عہد کیا ہوا ہے کہ میں دعا کے ساتھ اپنی جماعت کی مدد کروں۔ دعا کے بغیر کام نہیں چلتا۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲۳)

پھر فرماتے ہیں:۔

"میں اپنے دوستوں کے لئے ...

پنجوقتہ نمازوں میں دعا کرتا ہوں اور میں تو سب کو ایک سمجھتا ہوں۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۱۹۲)

ہر مشکل کے وقت دعا پر آپ کا ایمان تھا اور یہی آپ کا دستور تھا آپ خود فرماتے ہیں:۔

"جو بات ہماری سمجھ میں نہ آوے یا کوئی مشکل پیش آوے تو ہمارا طریق یہ ہے کہ ہم تمام فکر کو چھوڑ کر صرف دعا میں اور تضرع میں مصروف ہو جاتے ہیں تب وہ بات حل ہو جاتی ہے۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۳۴۳)

لوگوں کی مخالفتوں اور شرارتوں سے آپ کبھی مرعوب نہیں ہوئے کہ اب کیا ہوگا۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"کوئی معاملہ زمین پر واقع نہیں ہوتا جب تک پہلے آسمان پر طے نہ ہو جائے اور خدا تعالیٰ کے ارادہ کے بغیر کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ اور وہ اپنے بندہ کو ذلیل اور ضائع نہیں کرے گا۔"

(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۴۵۷)

غرضیکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے اخلاق و اطوار اور سیرت کے لحاظ سے بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ظل اور حسن و احسان میں آپ کے نظیر تھے

اللّٰھم صل علیٰ محمّدٍ وعلیٰ آل محمّدٍ وعلیٰ عبدك المسیح الموعود وبارك وسلم انّك حمیدٌ مجید۔

فضل عمرؓ فاؤنڈیشن کے قیام کا مقصد

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی ایک تقریر میں فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے قیام کا مقصد بتاتے ہوئے فرمایا:۔

"ہم نے کلمۂ اسلام (کی اشاعت و استحکام) کے لئے اس فاؤنڈیشن کو جاری کیا ہے۔"

آپ کا عطیہ فاؤنڈیشن کے لئے کلمۂ اسلام کے استحکام کا باعث ہوگا اور اس طرح آپ اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد سے اپنے لئے اجرِ عظیم کو حاصل کرنے والے ہوں گے۔

(سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن)

سورۂ فاتحہ کی فضیلت

یہ اپنے مفہوم کے لحاظ سے نہایت شاندار سورت ہے

(ایک عیسائی پادری کا اعتراف)

(مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر)

(۱) سورۂ فاتحہ قرآن کریم کے ابتداء میں خدا تعالیٰ کی وحی سے ترتیب توقیفی کے ماتحت رکھی گئی ہے کیونکہ اسلام کے نظریہ توحید کو اس میں انتہائی جمال وجلال اور کمال کے انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ کے حضور خشوع وخضوع اور انکساری کے ساتھ عبادت کرنے کے لئے جن دل سوز کلمات اور الفاظ کا انتخاب کیا گیا ہے وہ معنوی اعتبار سے جامع ومانع ہیں نیز قرآنی مضامین کا بہترین خلاصہ اس میں پیش کیا گیا ہے۔ یہی وہ سورت ہے جس کا ذکر بطور پیشگوئی مکاشفات ۱۰/۲ میں ہوا ہے۔ عبرانی لفظ "فتوحہ" دراصل فاتحہ کے معنوں میں آیا ہے۔ مکاشفات میں جو الفاظ اس سورت کے متعلق عربی میں آئے ہیں وہ اس سورت کی عظمت کو بطور پیشگوئی کے بیان کرتے ہیں۔ چنانچہ مکاشفات ۱۰/۲ میں لکھا ہے:۔

"ومعہ فی یدہ سفر
صغیر مفتوح فوضع
رجلہ الیمنی علی البحر
والیسرٰی علی الارض،
وصرخ بصوت عظیم
کما نیر مجر الاسد وبعد
ما صرخ تکلمت الرعود
السبعۃ باصواتہا"

"یعنی اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی کھلی ہوئی کتاب تھی اس نے اپنا داہنا پاؤں تو سمندر پر رکھا اور بایاں خشکی پر اور ایسی بڑی آواز سے چلایا جیسے ببر شیر دھاڑتا ہے اور جب وہ چلایا تو گرج کی سات آوازیں سنائی دیں۔"

اس عبارت میں گرج کی سات آوازوں سے مراد اس سورت کی سات آیات ہیں جو کائناتِ عالم میں انقلابِ عظیم کا موجب بنیں۔ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایسی سورت کسی نبی پر نازل نہیں ہوئی۔ قرآن کریم وحدیث شریف میں اس سورت کے کئی نام بیان کئے گئے ہیں (۱) فاتحۃ الکتاب میں یہ بتلانا مقصود ہے کہ اس سورت کے مضامین قرآنی معارف وعلوم کے لئے بطور اساس کے ہیں (۲) ام القرآن (۳) اساس القرآن (۴) القرآن العظیم (۵) الکنز (۶) الصلوٰۃ (۷) تعلیم المسئلۃ (۸) الحمد (۹) الشکر (۱۰) السبع المثانی (۱۱) الشفاء (۱۲) الوافیۃ (۱۳) الکافیۃ۔ یہ مختلف اسماء اس سورت کے اوصاف اور فضائل پر دلالت کرتے ہیں۔ اور ان مختلف اسماء صفاتیہ سے دراصل یہ بتلانا مقصود ہے کہ یہ سورۃ قرآن کریم کا متن ہے اور باقی قرآن تفسیر فاتحہ ہے۔

(۲)

خدا تعالیٰ نے تمام قرآنی معارف از سورت بقرہ تا سورت الناس کا خلاصہ سورہ فاتحہ میں بیان فرما دیا ہے۔

(۱) قرآن کریم کا بنیادی مقصد اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتحمید اور اس کی صفات کو بیان کرنا ہے تاکہ کسی قسم کی شرک کی آمیزش نہ ہو اور کامل توحید کے اعتراف کے ساتھ خدا تعالیٰ کی عبادت کی جائے اس غرض کے لئے قرآن کریم کے کئی مقامات پر ان باتوں کو مختلف پیرایوں میں پیش کیا گیا ہے اور معبودانِ باطلہ کے شرک کو پاش پاش کر دیا گیا ہے۔ یہ مفہوم الحمد للہ میں بیان کیا گیا ہے۔

رب العالمین میں بتلایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی اکمل ہے وہی اس دنیا کا خالقِ حقیقی ہے اس میں رنگ ونسل کے امتیاز کو بھی مٹایا گیا ہے اور جو کچھ اس کائناتِ عالم میں ہے وہ دراصل مخلوق ہے۔ سب اقوامِ عالم اور ممالک کا خدا ایک ہی ہے۔ اس میں اسلامی نظریۂ توحید کی برتری کو نمایاں کیا گیا ہے۔ الرحمٰن میں یہ بتلانا مقصود ہے کہ رحمتِ الٰہی وسیع ہے اور اس کا استحقاق ہر فرد وبشر کو پہنچتا ہے۔ اس دنیا کا کائناتی نظام خدا تعالیٰ کی اس صفت کے مطابق جاری وساری ہے۔ الرحیم میں بتایا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ ہی اسباب مہیا فرماتا ہے انسان کے اعمال کے نتائج اور اس کا پھل بھی محض خدا تعالیٰ کے فضل ورحم سے ہی ملتا ہے اور کوشش اپنی جگہ پر ضرور کرنی چاہیئے مگر اس کا نتیجہ محض اسی کے رحم پر موقوف ہے۔ مالک یوم الدین میں یہ بتلایا گیا ہے کہ یوم حشر ونشر کے سوال وجواب کو بھی ملحوظ رکھنا وہاں نہ تو کسی کی رفاقت اور نہ ہی رشتہ داری کام آئے گی وہاں سب سفید وسیاہ کا حساب دینا ہوگا جس کے لئے تم کو خبردار کر دیا گیا ہے کہ وہ خدا جزا وسزا کے دن کا مالک ہوگا غلط فیصلہ کرنے والے یا کروانے والے لوگ خدا تعالیٰ کے حضور جوابدہ ہوں گے۔ اچھے کام کرنے والے انتہائی خدا تعالیٰ کے حضور اجرِ عظیم حاصل کریں گے۔ یہ وہ اسلام کا بنیادی اصلاحی نظریہ ہے جس سے قوم میں تعمیری کردار پیدا ہوتا ہے۔ عیسائی کفارہ پر اس آیت میں ضربِ کاری لگائی گئی ہے جو اصلاح نفس کی بجائے گناہ کرنے پر انسان کو دلیر بناتا ہے

ایاک نعبد میں انتہائی تضرع اور اخلاص کا اظہار کرتے ہوئے یہ بتایا گیا ہے کہ ہر کام کا فاعلِ حقیقی صرف خدا تعالیٰ ہے وہی ہمارا معبود ہے اور اس غرض کے لئے ہم تجھ سے ہی مدد طلب کرتے ہیں۔ محض تیری ذاتِ اقدس کا ہی ہم سہارا تلاش کرتے ہیں ان الفاظ میں ہر قسم کے ریاء وکبر کا تریاق بیان کیا گیا ہے۔

اھدنا الصراط المستقیم میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ ہر کام کے لئے دعا کر لینی چاہیئے اور دعا نیک اور مبارک مقصد کے لئے ہو اور نیت صالحہ ہو۔

قرآن کریم مختلف اقوام وملل کے احوال وکوائف بیان کرتا ہے جن پر خدا تعالیٰ کا انعام واکرام ہوا۔ اور ان اقوام کے حالات بھی بیان کرتا ہے جن پر خدا تعالیٰ کا غضب ہوا اور جو صحیح راستہ سے بھٹک گئے ہیں۔ گویا اس آخری آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان کو بتلایا ہے کہ تم ایسے کام کرو جن کے ذریعہ رضاءِ ربانی حاصل ہو اور خدا تعالیٰ کے غضب سے بچتے رہو۔ یہ سورت انفرادی اور اجتماعی رنگ میں اسلامی معاشرہ کے لئے بطور قندیل وشمع کے ہے اور بلاشبہ سورہ فاتحہ الکنز روحانی معارف کے لئے بطور خزانہ کے ہے اور یہ سورت مکمل تعلیم پر مشتمل ہے جس کو مختصر الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ گویا دریا کو کوزہ میں بند کر دیا گیا ہے۔

(۳)

سورت فاتحہ کے مضامین کی ندرت خوش بیانی اور جامع ومانع الفاظ کی ترتیب کا اعتراف دشمنانِ اسلام کو بھی ہے۔ چنانچہ ہم ذیل میں دو عیسائی پادریوں کی رائے پیش کرتے ہیں۔ اوّل الذکر عیسائی پادری سلطان پال صاحب لکھتے ہیں:۔

"سورت فاتحہ اپنے حقیقی مفہوم کے اعتبار سے نہایت شاندار سورت ہے اس کے ہر جملہ سے خدا کی خدائی اس کی عظمت اور برتری، اس کے رحم اور فضل کی عالم گستری اس کے بندوں کی طرف سے عجز ونیازمندی، اطاعت وفرمانبرداری اور حقیقی دعا و التجا ظاہر ہوتی ہے۔"

(سلطان التفاسیر)

ڈاکٹر ویری اپنی انگریزی تفسیر القرآن میں تحریر کرتے ہیں:۔

"سورت فاتحہ کی اس کے حقیقی مقصد کے لحاظ سے کوئی مسیحی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یہ اوّل سے آخر تک ایک مخلصانہ دعا ہے جس کو مسیحانہ طور پر ادا کیا گیا ہے ہر ایک شخص اس کے جواب میں آمین کہہ سکتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ صرف آمین نہیں بلکہ اس کو ورد کر سکتا ہے اور پڑھ سکتا ہے کیونکہ یہ بائیبل مقدس کے وہ جواہر ریزے ہیں جن کو ایک نئے طرز اور نئے اسلوب کے ساتھ ایک ہی سلک میں پرو دیا گیا ہے۔"

(بحوالہ سلطان التفاسیر صفحہ ۲۸)

درخواستِ دعا

میری والدہ صاحبہ کئی روز سے پسلیوں میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(قریشی فائق محی الدین دہم اے)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی
اور
تزکیۂ نفوس کرتی ہے!

حضرت مولوی عبدالمغنی صاحب جہلمی کی یاد میں

(مکرم ملک محمد شریف صاحب جہلم)

حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی کی طرح ان کے بیٹے حضرت مولوی عبدالمغنی رضی اللہ عنہ بھی ان بزرگوں میں سے تھے۔ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی محبت اور رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق میں فنا ہو کر زندگی کے ہر شعبہ میں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھا۔ حضرت مولوی صاحب بڑے دعاگو صائب الرائے اور تجربہ کار طبیب تھے عام طور پر دوست آپ کے اردگرد بیٹھے رہتے اور اپنی اپنی ضروریات کے مطابق دعائیں کر اتے اور قیمتی مشورں سے مستفید ہوتے۔ ہمارا گاؤں محمود آباد (جہلم) خدا تعالےٰ کے فضل سے محض حضرت مولوی برہان الدین صاحب رضی اللہ عنہ کی وجہ سے احمدی ہوا تھا۔ اس لئے گویا یہ گاؤں حضرت مولوی عبدالمغنی صاحب کا اپنا گاؤں تھا۔ آپ اکثر گاؤں میں آتے جماعت کے علاوہ دوسرے دوست بھی بڑے احترام سے پیش آتے۔ عام طور پر سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسے ہوتے۔ مولوی صاحب چونکہ نہایت خوش الحانی سے قرآن شریف پڑھتے تھے۔ اسلئے جب ہمارے گاؤں یا دوسرے قصبہ جات میں رات کو جلسے ہوتے تو کیا مرد اور کیا عورتیں سب مکانوں پر جمع ہو جاتے اور ہر ایک کی یہی خواہش ہوتی کہ مولوی صاحب زیادہ سے زیادہ قرآن شریف سنائیں۔ اسلئے مولوی صاحب لمبی لمبی سورتیں پڑھتے۔ گاؤں کے بزرگوں میں سے آپ کے بہت سے خاص دوست تھے بعض بزرگ آپ کے کلاس فیلو بھی تھے۔ ہمارے بزرگ میاں غلام حسن صاحب رضی اللہ عنہ ہمارے امام مسجد تھے ان کی وفات پر ان کی اولاد کا خیال رکھتے اور دعائیں کرتے رہے محض ان کی دعاؤں کی برکت سے اب ان کے پوتے میاں منظور الحق صاحب، بی۔ اے ایل ایل بی وکیل ہمارے امام الصلوٰۃ بھی ہیں اور جماعت احمدیہ محمود آباد کے امیر جماعت بھی ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین

آپ تقریباً اڑھائی سال تک بیمار رہے۔ جب مسجد میں آنے سے معذور ہو گئے اور کمزوری کی وجہ سے چوبیس گھنٹے چارپائی پر ہی رہنے لگے تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں نے محسوس کیا ہے کہ آپ کے پاس ایک نہ ایک آدمی ضرور ہونا چاہیئے اب میں ہر روز آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کروں گا۔ چنانچہ آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کا سلسلہ آخری وقت تک بلا ناغہ جاری رہا۔ اور میرے لئے بہت سی برکتوں کا موجب ہوا۔ جب کبھی مجھے دیر ہو جاتی تو آپ فرماتے۔ "محمد شریف ذرا جلدی آجایا کرو" پھر فرماتے "میاں چھریاں آپس میں لگڑ کھاتی رہیں تو تیز رہتی ہیں"

ذکر الٰہی

میں نے دیکھا حضرت مولوی صاحب کو جب زیادہ تکلیف ہوتی تو کروٹیں بدلتے لیکن ہر کروٹ پر زبان سے سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم پھر اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد کی آواز آتی۔ جب بیٹھتے تو استغفار پر زور دیتے جب طبیعت سنبھل جاتی تو الحمد للہ ثم الحمد للہ پڑھتے ہوتے بار بار درود شریف پڑھتے۔

جب کھانا کھانے لگتے تو پہلے بسم اللہ پڑھکر شروع کرتے۔ لیکن دو چار لقمے کھانے کے بعد پھر خیال آتا کہ شاید میں نے بسم اللہ نہیں پڑھی اسلئے عام طور پر بسم اللہ الاوّل والآخر پڑھا کرتے تھے۔ دائیں ہاتھ پر تکلیف ہونے کی وجہ سے بائیں ہاتھ سے پانی کا گلاس اٹھاتے لیکن اس وقت تک گھونٹ نہیں بھرتے تھے جب تک گلاس کے نیچے دایاں ہاتھ نہ رکھ لیتے اور فرماتے کہ سنت یہی ہے کہ دائیں ہاتھ سے پانی پیئو اسلئے جس طرح بھی ہو اس ہاتھ کو ساتھ لگا لیتا ہوں۔ تاکہ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت پوری ہو جائے

دوستوں کے لئے دعائیں

حضرت مولوی صاحب چونکہ خود چارپائی سے اٹھ نہیں سکتے تھے اس لئے آپ نے یہ اصول بنایا ہوا تھا کہ ایک ڈائری پر وہ کام جو اس دن سر انجام دینے ہوتے لکھے جاتے۔ پھر جب دوست آتے۔ ان سے وہ کام کروا لیتے۔ پانچ بجے جب آپ کا کلرک ملک کرم دین رہتاسی حاضر ہوتا تو شام تک بلکہ بعض دفعہ عشاء تک چٹھیوں کے جوابات لکھواتے میں نے دیکھا کہ مولوی صاحب ہر فائل کو مکمل صورت میں رکھتے۔ ہر چیز پر نوٹ دیتے۔ کیس کی علیحدہ علیحدہ فائلیں موجود ہوتیں جب ڈاک آتی اسی وقت اُس پر تاریخ نوٹ کر دیتے آپ کے پاس بہت سے ایسے خط آتے جو درخواست ہائے دعا پر مشتمل ہوتے۔ جب میں حاضر خدمت ہوتا تو خیر خیریت پوچھنے بعد سب سے پہلے آپ فرماتے۔ دیکھو بھائی محمد شریف فلاں فلاں دوست کی طرف سے دعا کے لئے درخواستیں آئی ہیں۔ اسلئے میں بھی دعا کروں گا۔ آپ بھی میرا ہاتھ بٹاتے ہوئے دعا کریں ساتھ فرماتے دیکھو اس معاملہ میں کوتاہی نہیں کرنی کیونکہ جو شخص دعا کے لئے کہتا ہے اسکو امید ہوتی ہے کہ یہ شخص میرے لئے دعا کریگا۔ اسلئے دعا کرنے والے کا فرض ہے کہ وہ پوری توجہ کے ساتھ اس کے حق میں دعا کرے۔ خدا کے فضل سے آپ دوستوں کے لئے درد دل سے جو دعائیں کرتے تھے وہ اکثر مقبول ہوتی تھیں اور اس طرح یہ دعائیں دوستوں کے لئے بہت سہارے کا موجب تھیں۔

حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیمار پرسی کے لئے جماعت کے دوست اکثر حاضر ہوتے رہتے جن دوستوں کو زیادہ خدمت کا موقعہ ملا۔ ان میں سے مکرمی مولوی عبدالکریم صاحب (نائب امیر جماعت احمدیہ جہلم) میاں عبدالرشید باٹا والے چوہدری عبدالعزیز صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد حکیم عبداللہ صاحب اور ماسٹر عبدالرحیم صاحب قابل ذکر ہیں۔ ان کے علاوہ آپ کی چوبیس گھنٹے خدمت کرنے والوں میں سے آپ کے کلرک ملک کرم دین رہتاسی بھی تھے وہ جب خود غیر حاضر ہوتے تو اپنے بیٹے بیٹی اور بیوی کو خدمت کے لئے بھیجدیتے کچھ عرصہ مولوی صاحب کی بہو رفیعہ بیگم کو خدا تعالےٰ نے خدمت کا موقعہ دیا۔ جب وہ کوئٹہ چلی گئیں تو مولوی صاحب کی بیٹی زبیدہ بیگم باوجود خود بیمار اور کمزور ہونے کے رات دن ان کی خدمت میں لگی رہیں۔ کچھ عرصہ آپ کی بڑی بیٹی کو بھی خدمت کرنے کا موقع مل گیا مولوی صاحب کی بیماری کے ایام میں مکرم ملک عبدالحق صاحب سول سرجن کو اکثر آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کا شرف حاصل ہوتا رہا۔ اور وہ اپنے قیمتی مشورے بھی دیتے اور حضرت مولوی صاحب کے لئے دوائیں بھی تجویز کرتے دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ سب کو جزائے خیر دے اور جو جو خدمات دوستوں نے کی ہیں۔ اللہ تعالےٰ اس کے بدلہ میں اُن سب پر انعام کرے اور خود ہی حافظ و ناصر ہو۔ آمین ثم آمین۔

درخواست دعا

مکرم نور دین صاحب لائسپوری کی اہلیہ صاحبہ تقریباً ایک ماہ سے بیمار چلی آرہی ہے۔ احباب کرام اور بزرگان دین کی خدمت میں گذارش ہے کہ ان کی شفا یابی کے لئے دعا کریں۔

لاہور کی احمدی طالبات کے والدین سے ضروری گذارش

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی زیر ہدایت لاہور کی احمدی طالبات کی ایک تنظیم قائم کی گئی ہے۔ جس کا نام احمدیہ انٹر کالجیٹ گرلز ایسوسی ایشن لاہور ہے اس ایسوسی ایشن کی افتتاحی تقریب ۸ مئی ۱۹۶۲ء کو عمل میں آئی۔ جس میں حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے طالبات سے ایک نہایت پُر اثر اور اہم خطاب فرمایا جو کہ ۱ر جولائی کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے جن احمدی بھائیوں کی بیٹیاں لاہور کی مختلف یونیورسٹیوں اور کالجوں میں تعلیم پا رہی ہیں میں ان سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ اپنی بیٹیوں کو اس تنظیم کی ممبر بننے کی ترغیب دیں اور انہیں اسکے اجلاسوں میں شامل ہونے کا شوق دلائیں اور اسکے چندے کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دیں۔ جو کہ صرف ایک روپیہ ماہوار ہے۔

وہ طالبات جو ابھی تک اس ایسوسی ایشن کے قیام سے ناواقف ہیں، یا ابھی تک اسکی ممبر نہیں بنیں وہ فوری طور پر جنرل سیکرٹری عابدہ خان سے رجوع کریں یا اپنے کالج اور یونیورسٹی کی نمائندہ ممبر کو مطلع کریں۔ یا پھر معلومات حاصل کرنے کے لئے صاحبزادی امۃ العزیز صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ لاہور سے رابطہ قائم کریں (شاہدہ چوہدری صدر احمدیہ انٹر کالجیٹ گرلز ایسوسی ایشن لاہور)

جماعت احمدیہ دریاپور اور بھاگو بھٹی ضلع سیالکوٹ کا قابل رشک نمونہ

دوست جانتے ہیں کہ سیالکوٹ اور چونڈہ کے درمیانی علاقے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری کئی جماعتیں ہیں جو بارڈر لائن کے ساتھ ساتھ واقع ہیں۔ جنگ کے ایام میں ان جماعتوں کے افراد کو فوجی ضروریات کے ماتحت اچانک رات کے وقت اپنے گھر بار اور مویشیوں کو چھوڑنا پڑا۔ اور ایسی حالت میں کہ ان میں سے بعض دوست ضرورت کے مطابق اپنے پہننے کے کپڑے بھی ساتھ نہ لے جا سکے۔

جب جنگ ختم ہوئی اور یہ لوگ واپس آئے۔ تو انہوں نے نہ صرف اپنے مکانوں کو ہر قسم کی چیز سے خالی پایا۔ بلکہ تقریباً ۹۹ فیصدی مکانات ایسے تھے۔ جن کی چھتیں بھی اتری ہوئی تھیں اور دروازے کھڑکیاں۔ روشندان سب غائب تھے۔ حتیٰ کہ مسجد کی چھتوں کو بھی شہید کیا گیا اور وہاں سے بھی تقریباً ہر قسم کا سامان جو عمارت کے کام آسکتا تھا وہ لے گئے تھے۔ چونکہ اس علاقے کے بعض طلباء ہمارے تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں میں تعلیم پاتے ہیں۔ اسلئے خاکسار اس علاقے میں گیا۔ تاکہ وہاں کے حالات کا مشاہدہ کیا جائے اور طلباء کی امداد کے سلسلے میں مزید کوشش کی جا سکے۔

میرے پہنچنے پر جماعت کے تمام دوست جمع ہوئے اور انہوں نے بتایا کہ ایک روز پہلے کمشنر صاحب حلقہ اور ضلع کے افسران وہاں آئے ہوئے تھے اور چونکہ اور کوئی ذریعہ تحقیقات نہیں تھا جس سے ہر شخص کی ملکیت کی تفصیل معلوم کی جا سکے اس لئے تحصیلدار صاحب نے اعلان کیا کہ جو شخص قرآن مجید پر ہاتھ رکھ کر یہ اعلان کرے گا کہ اسکے پاس بھینس تھی یا اتنے مویشی تھے۔ اسے -/۳۰۰ روپے فی کس ادا کئے جائیں گے۔ ہماری جماعت کے کئی دوست تھے۔ جن کے پاس بھینسیں تھیں۔ مگر ان میں سے بعض ایسے بھی تھے۔ جنہوں نے مجبوری کے ماتحت اونے پونے داموں اپنے مویشی فروخت کر دئے تھے۔ چنانچہ یہ لوگ بھی تحصیلدار اور دیگر افسران کے سامنے موجود تھے۔ گاؤں کے دوسرے لوگ آگے بڑھ بڑھ کر حلف اٹھا رہے تھے۔ اور رقوم وصول کر رہے تھے مگر ہمارے دوستوں نے خیال کیا کہ بے شک ہمارے پاس بھینسیں تھیں اور مویشی بھی تھے۔ مگر جب ہم نے پہلے ان کی قیمتیں وصول کر لی ہیں خواہ وہ روپے میں سے ایک آنہ ہی کیوں نہ ہو تو دوبارہ ان جانوروں کی قیمت وصول کرنا تقویٰ اور خشیت الٰہی کے صریح خلاف ہے۔ چنانچہ تحصیلدار صاحب کے بار بار کے پوچھنے پر بھی ان دوستوں نے کوئی مطالبہ پیش نہ کیا۔ اور مویشیوں کے سلسلے میں کوئی رقم وصول نہ کی۔

چوہدری محمد شفیع صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھاگو بھٹی نے بتایا کہ ضلع کے افسران پر اس کا اتنا عمدہ اثر ہوا کہ انہوں نے اس وقت بھی اور اسکے بعد بھی جماعت کے دوستوں کی شہادت کو ہر معاملے میں انتہائی وقعت دی۔ اور اب بھی انتہائی احترام سے پیش آتے ہیں۔ اور گاؤں کے دوسرے رہنے والوں پر بھی اس کا نہایت ہی بابرکت اثر ہوا۔ چنانچہ نمازوں میں اور درس کے اوقات میں دوسرے لوگ بھی کثرت سے شامل ہوتے ہیں اور جماعت احمدیہ کے حسن تربیت۔ اور بلند اخلاق کی تعریف کرتے ہیں۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

(عبدالسلام اختر ایم۔اے پرنسپل تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ)

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت و تندرستی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔

(خورشید احمد۔ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گھنوکے ججہ ڈاکخانہ قلعہ صوبا سنگھ سیالکوٹ)

۲۔ مورخہ ۲۶/۲۷ جولائی ۶۶ء کی درمیانی شب بروز بدھوار اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو پانچواں لڑکا عطا فرمایا۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو دیندار اور خادم دین اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک، صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے نیز زچہ کی صحت و تندرستی کی بھی دعا فرمائیں۔ (خدا بخش گولبازار ربوہ)

انصار اللہ کے تربیتی اجتماعات

حسب ذیل مقامات پر انصار اللہ کے تربیتی اجتماعات منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ انعقاد کی تاریخیں ہر مقام کے سامنے درج ہیں۔ اپنے اپنے علاقہ کے انصار نوٹ فرمالیں:۔

۱۔ دوالمیال ضلع جہلم	۵؍اگست بروز جمعہ	(جمعہ کی نماز کے معاً بعد سے مغرب تک)
۲۔ چکوال "	۶؍اگست بروز ہفتہ	۴ بجے بعد دوپہر سے رات ۱۰ بجے تک
۳۔ محمود آباد "	۷؍اگست بروز اتوار	۴ بجے بعد دوپہر سے رات ۱۰ بجے تک
۴۔ کنری ضلع تھرپارکر	۱۳؍اگست	(برائے انصار ضلع تھرپارکر)
۵۔ کوئٹہ	۲۰، ۲۱؍اگست	(برائے انصار کوئٹہ و قلات)
۶۔ کراچی	۲۷-۲۸؍اگست	

کوئٹہ کے اجتماع میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کراچی کے اجتماع میں محترم مولانا شمس صاحب اور محترم مولانا ابوالعطاء صاحب کنری کے اجتماع میں محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب اور محترم مولانا غلام احمد صاحب فرخ دوالمیال، چکوال اور محمود آباد کے اجتماعات میں مرکز کی طرف سے محترم چوہدری شبیر احمد صاحب محترم مولانا غلام باری صاحب سیف اور محترم مولانا محمد شریف صاحب فاضل شرکت فرمائیں گے۔ انشاء اللہ ان علاقوں کے انصار ان اجتماعات میں کثرت سے شرکت فرماویں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

حصہ آمد کے موصی احباب کے سالانہ حسابات

حصہ آمد کے جن موصی احباب نے فارم اصل آمد بابت سال ۶۶-۱۹۶۵ء پُر کرکے دفتر میں بھجوائے ہیں ان کے حسابات کی تیاری و ترسیل میں امسال بعض ناگزیر حالات اور مجبوریوں کی وجہ سے کچھ تاخیر ہو گئی ہے۔ جس کے لئے خاکسار معذرت خواہ ہے اگرچہ حالات اس وقت تک بھی معمول پر نہیں آئے تاہم حسابات کی تیاری اور ترسیل شروع ہو چکی ہے۔ اگر کسی دوست کو جس نے فارم اصل آمد پُر کرکے واپس کر دیا ہے۔ ابھی تک سال ۶۶-۱۹۶۵ء کا حساب نہیں ملا تو وہ مطمئن رہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ان کو عنقریب حساب مل جائے گا۔

جن احباب کو فارم اصل آمد مل چکے ہیں۔ لیکن انہوں نے پُر کرکے واپس نہیں کئے ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہ مہربانی وہ جلد پُر کرکے واپس فرمائیں۔ حصہ آمد کے موصی احباب کے حسابات کی تکمیل کا انحصار ان فارموں کو پُر کرکے واپس کرنے پر ہے۔ جس قدر جلد۔ فارمہائے اصل آمد پُر کرکے ان کی واپسی ہو گی اسی قدر جلد ہی ان کو سالانہ حسابات مل جائیں گے۔

جن دوستوں کو دفتر سے ہی فارم اصل آمد ۱۵؍اگست تک نہ ملیں وہ مطلع فرمائیں تاکہ ان کو اگر پہلے نہیں پہنچے یا نہیں بھیجے گئے تو بھجوا دئے جائیں۔ بہرحال حصہ آمد کے موصی احباب کے لئے فارمہائے اصل آمد کا پُر کرنا نہایت ضروری ہے اس کے بغیر ان کے حسابات کی تکمیل نہیں ہو سکتی۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

انصار اللہ جائزہ لیں

انصار اللہ کے مالی سال کی پہلی ششماہی گزر چکی ہے۔ تمام مجالس کو ان کے چندہ جات کی وصولی کا حساب بھجوا دیا گیا ہے۔ اب یہ کام عہدہ داروں کے ذمہ باقی رہ گیا ہے کہ وہ اسبات کا جائزہ لیں کہ انہوں نے اپنے فرض کو کس حد تک پورا کیا ہے تاکہ جو کمی رہ گئی ہو اسے پورا کرکے عنداللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

ہنوئی ۲۹ جولائی :- گزشتہ ۴۸ گھنٹوں سے کمبوڈیا کی سرحد کے قریب شمالی اور جنوبی ویٹ نام کے غیر فوجی علاقہ اور سائیگون کے نواح میں گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے اور حریت پسند بیرونی پٹھو فوجیوں پر بھرپور اور کاری ضرب لگانے میں مصروف ہیں۔ ہنوئی پہنچنے والی خبروں کے مطابق کل شام تک دشمن کے ۳۰۰ سے زیادہ افراد ہلاک و زخمی ہوئے۔ ان میں ۱۰۰ سے زائد امریکی شامل تھے۔

اکثر مقامات پر حریت پسندوں نے امریکہ اور جنوبی ویٹ نام کی سپلائی لائنیں کاٹ دی ہیں۔ سائیگون بھی سڑک کے راستے ملک کے دوسرے حصوں سے کٹ ہوا ہے۔ اور امریکی فوجیں طیاروں کے ذریعے سائیگون سے رابطہ قائم رکھے ہوئے ہیں۔

ہنوئی میں ایک سرکاری ترجمان نے کہا کہ دشمن جنگ ہار رہا ہے اور فتح بالآخر ویٹ نامی عوام کی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ ایک طرف امریکہ صلح اور بات چیت کی تجویزیں پیش کر رہا ہے اور دوسری طرف وہ لڑائی کو پھیلا رہا ہے۔

نئی دہلی ۔ ۲۹ جولائی
نئی دہلی کے باخبر حلقوں کی اطلاع کے مطابق بھارت کی حکمران جماعت کانگریس کے صدر مسٹر کامراج کے دورہ ماسکو کا مقصد بھارت اور روس کے تعلقات کو معمول پر لانا ہے۔ اس سے قبل وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی اس سلسلہ میں بات چیت کر چکی ہیں۔ ان کے دورہ ماسکو کے اختتام پر جو مشترکہ اعلامیہ جاری کیا گیا تھا اس پر آج کل امریکہ اور مغربی جرمنی میں سخت نکتہ چینی کی جا رہی ہے۔ اور یہ کہا جا رہا ہے کہ بھارت ویٹ نام کے بارے میں روسی موقف کی حمایت میں بہت آگے بڑھ گیا ہے۔

ان حلقوں نے اس بات کا اعتراف کیا کہ بھارت پاکستان اور روس کے درمیان بڑھتے ہوئے تعلقات سے پریشان ہے اور یہ خطرہ محسوس کر رہا ہے کہ کشمیر کے بارے میں اگر روسی پالیسی یکسر تبدیل ہو گئی تو اسے بین الاقوامی سطح پر بہت بڑی سفارتی شکست کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ان حلقوں نے یہ اعتراف بھی کیا کہ بھارت نے محض روس کی حمایت حاصل کرنے کے لئے مغربی جرمنی اور امریکہ کی ناراضگی کا خطرہ مول لیا ہے۔

مظفر آباد ۔ ۲۹ جولائی۔
بھارتی فوج مقبوضہ کشمیر میں جنگ بندی لائن کے ساتھ ساتھ مسلسل اشتعال انگیز کارروائیاں کر رہی ہے۔ جنگ بندی لائن سے موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق بھارتی فوج نے ۲۱ جولائی کو ختم ہونے والے ہفتے کے دوران جنگ بندی لائن کی آٹھ خلاف ورزیاں کیں۔ یہ خلاف ورزیاں زیادہ تر بھمبر کے علاقہ میں کی گئی ہیں۔

بھارتی فوج نے ایک مرتبہ نکسار سے چار میل دور شمال مشرق میں ہلکی مشین گنوں سے آزاد کشمیر کی ایک چوکی پر گولیاں چلائیں۔ کسی اشتعال کے بغیر فائرنگ کی تاہم فائرنگ سے کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

بھارتی فوج کو جنگ بندی لائن کے ساتھ ساتھ بھمبر کے علاقہ میں نئے مورچے بناتے اور خندقیں کھودتے بھی دیکھا گیا ہے۔ اقوام متحدہ کے فوجی مبصروں سے ان خلاف ورزیوں کی شکایت کر دی گئی ہے۔

راولپنڈی ۲۹ جولائی۔
صدر محمد ایوب خان نے ستمبر ۶۵ء کی جنگ میں شاندار خدمات انجام دینے پر ۱۴۲ سرکاری افسروں اور دوسرے لوگوں کو سول اعزازات دینے کا اعلان کیا ہے۔ وزارت خارجہ کے سابق سیکرٹری مسٹر عزیز احمد کو ملک کا دوسرا بڑا اعزاز "ہلال پاکستان" دیا گیا ہے۔ اعزازات پانے والے دوسرے لوگوں میں مسٹر ایم اے اصفہانی اور بیگم جی اے خان کو ستارہ پاکستان اور ہمدرد لمیٹڈ اور پی آئی اے کے مینجنگ ڈائرکٹر مسٹر نور خان اور روزنامہ ڈان کراچی کے ایگزیکٹو ایڈیٹر مسٹر جمیل الزماں کو نمغہ پاکستان دیا گیا۔

جنگ کے دنوں میں خبریں سنا کر لوگوں کے حوصلے بلند رکھنے والے ریڈیو پاکستان کے اردو نیوز ریڈر شکیل احمد، انجم نواز اور مہدی حسن کو تمغۂ امتیاز دیا گیا ہے۔

کراچی ۲۹ جولائی۔ مہدی سوڈان کے پوتے سید صادق المہدی نے سوڈان کی وزارت عظمیٰ سنبھال لی ہے۔ ان کی عمر ۳۰ سال ہے اور وہ ملک کے سب سے کم عمر وزیر اعظم ہیں۔ وہ ملک کی سب سے بڑی جماعت امہ پارٹی کے رہنما ہیں۔ صادق مہدی نے آکسفورڈ میں تعلیم پائی ہے اور وہ پکے مسلمان ہیں۔

ہانگ کانگ ۲۹ جولائی
نیو چائنا نیوز ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ صدر پاکستان کے سائنسی مشیر اعلیٰ ڈاکٹر عبد السلام ماہرین طبیعات کی ایک مجلس مذاکرہ میں شرکت کے لئے پیکنگ پہنچے ہیں۔ پروفیسر سلام دنیا میں طبیعات اور ریاضی کے ممتاز ماہرین میں سے ہیں۔

سنگاپور ۲۹ جولائی۔
کل صبح انڈونیشیا کی ایک مال بردار کشتی ملائیشیا کی بندرگاہ ملاکا سے دس میل دور سمندر میں ایک یونانی مال بردار جہاز سے ٹکرا گئی۔ جس سے کشتی کو سخت نقصان پہنچا۔ اور اس کے انجن کے کمرے میں پانی بھر گیا۔ کشتی کے کپتان اور عملہ کے دیگر تین ارکان کشتی سے کود پڑے اور انہیں یونانی جہاز میں سوار کر لیا گیا۔

نئی دہلی ۲۹ جولائی
اکالی رہنما ماسٹر تارا سنگھ نے اعلان کیا ہے کہ وہ آزاد سکھ ریاست کے سلسلہ میں بھارت سے اپنے تنازعہ کو اقوام متحدہ میں پیش کریں گے اور اس مقصد کے لئے کسی رکن ملک کی امداد حاصل کریں گے۔ انہوں نے اس ملک کا نام نہیں بتایا جس سے وہ مدد لینا چاہتے ہیں۔ انہوں نے اپنے اس موقف کی وضاحت ایک پریس کانفرنس میں کی جو حال ہی میں دہلی میں منعقد کی گئی تھی۔

نیم سرکاری اخبار "تیج" کی اطلاع کے مطابق ماسٹر تارا سنگھ نے کہا ہے کہ ہمارا موقف مضبوط ہے اور جب تک ہم کامیاب نہیں ہو جاتے اس وقت تک ہماری جدوجہد برابر جاری رہے گی۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ جیسا موقع ہوگا ہم ویسا ہی رویہ اختیار کریں گے بہر حال حکومت سے کسی قسم کی بات چیت کرنا نہیں چاہتے اور اپنی کامیابی پر یقین رکھتے ہیں۔

واشنگٹن ۲۹ جولائی۔ امریکہ کے خلائی پرواز کے قومی شعبے نے اعلان کیا ہے کہ ۱۰ اگست کو ایک نہایت اعلیٰ اور مکمل کیمرہ خلاء میں بھیجے گا۔ جو تین روز بعد مدار پر پہنچ کر چاند کے گرد چکر کاٹنا شروع کر دے گا۔ اور چاند کی تصاویر اتارے گا جہاں پر ۱۹۷۰ء تک پہلے امریکی انسان کو اتارنے کی کوشش کی جائے گی۔

نئی دہلی ۲۹ جولائی۔ بھارت کے صدر ڈاکٹر رادھا کرشنن نے دعویٰ کیا ہے کہ ویٹ نام کے بارے میں وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی کی تجویز بھارت کی غیر جانبداری کی پالیسی کے عین مطابق ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم امن چاہتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہم ویٹ نام میں جنگ بند کرانے کے لئے اپنی سی کوشش کر رہے ہیں۔

رحیم یار خان ۲۹ جولائی۔ صوبائی وزیر خوراک مخدوم حمید الدین نے کہا ہے کہ پاکستان چینی کے معاملہ میں خود کفیل ہو چکا ہے اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ حکومت ملک میں زرعی اجناس کی پیداوار میں خود کفیل ہونے کے لئے انقلابی اقدامات کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب چینی درآمد کرنے کی ضرورت نہیں اور مشرقی پاکستان کو بھی چینی بھجوائی جا رہی ہے۔ ملک میں اناج کی بھی کوئی دقت نہیں ہے۔ مخدوم حمید الدین کل یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ اب کھاد کی چور بازاری کے امکانات ختم ہو چکے ہیں کیونکہ مصنوعی کھاد ہر علاقے کی ضروریات کے مطابق فراہم کر دی گئی ہے۔

لندن ۲۹ جولائی۔ ڈاکٹر غلام صابر خان برطانیہ میں پہلے پاکستانی مجسٹریٹ مقرر ہوئے ہیں۔ وہ قانون کے پی ایچ ڈی بیرسٹر اور برطانیہ کے ایک لاء کالج میں پروفیسر ہیں۔

ماہنامہ "انصار اللہ" کی مالی اعانت گراں بہا دینی خدمت ہے، (قائد اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ہر اتوار کی شام ایک اور سہولت
امدادی شفاخانہ
روزانہ خرچ صرف دس نئے پیسے صبح ۷ تا ۱۲
زیر انتظام
ڈاکٹر راجہ ہومیو میڈیکل کلینک ربوہ

اتحاد کیلئے ضروری ہے کہ تمام اخلاقی اور شرعی جرائم سے بچنے کی کوشش کی جائے

دنیا میں کوئی ایسا جرم نہیں جس سے اتحاد کو خطرہ نہ ہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ باہمی اتحاد و اتفاق کو قائم رکھنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اتفاق اور اتحاد کو مٹانے والی کونسی باتیں ہیں؟ درحقیقت ان کی تفصیل مشکل ہے کیونکہ دنیا میں کوئی ایسا جرم نہیں جو خواہ اخلاقی جرم ہو یا شرعی جس سے اتحاد کو خطرہ نہ ہو۔ اخلاقی جرم کو شرعی جرم سے علیحدہ کرنے کی یہ وجہ نہیں کہ اخلاق شریعت میں داخل نہیں۔ بلکہ شرعی جرائم سے مراد وہ جرائم ہیں جو محض شریعت اسلام کے نزدیک جرم ہیں اور اخلاقی وہ جرائم ہیں جن میں اسلام کیساتھ دوسرے مذاہب بھی شامل ہیں۔ اور وہ مسائل بھی اخلاقی ہی کہلائیں گے جو فطرت سے متعلق ہیں۔ مثلاً اسلام کہتا ہے چوری نہ کرو چوری کرنا اخلاقی جرم تو اس لئے ہوگا کہ تمام مذاہب میں چوری سے منع کیا گیا ہے اور شرعی اس لئے کہ اسلام بھی چوری سے روکتا ہے۔ اسیطرح اسلامی شریعت حکم دیتی ہے کہ جھوٹ نہ بولو، یہ شرعی جرم ہے کیونکہ اسلام اس سے روکتا ہے مگر اخلاقی بھی ہے کیونکہ سب مذاہب جھوٹ ۔۔۔ کی تعلیم دیتے ہیں اس لئے یہ کہنا درست ہے کہ جھوٹ بولنا اخلاقی جرم ہے۔

اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ تمام اخلاقی جرائم اور وہ جرائم جن سے فطرت نفرت کرتی ہے ان سے نفرت کی بناء شرائع نے ہی ڈالی ہے۔ پہلے پہل ایک نبی نے پیش کیا کہ یہ باتیں بُری ہیں ان سے بچو اور تمام انسانوں نے قبول کر لیا اس لئے یہ مسائل فطرت میں داخل ہو گئے۔ چونکہ یہ سب دنیا کے نزدیک مسلّم ہیں اس لئے یہ فطری مسائل ہیں۔

پس اتحاد کے لئے ضروری ہے کہ تمام جرائم سے بچنے کی کوشش کی جائے اور شریعت نے جو حکم دیئے ہیں ان پر عمل کیا جاوے کیونکہ بہت دفعہ اختلاف انہی باتوں سے پڑتے ہیں۔ مثلاً شریعت کا حکم ہے کہ نماز پڑھی جائے۔ اب اگر کوئی شخص سوال کرے کہ نماز نہ پڑھنے سے اتحاد کیسے ٹوٹ سکتا ہے؟ تو اس کا یہ جواب ہے کہ گو یہ درست ہے کہ نماز پڑھنے والے پر نہ پڑھنے والے کا کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ مگر بالطبع اس کو وہ بُرا معلوم ہوگا اور وہ خیال کرے گا کہ یہ شخص خدا اور رسول سے محبت کا دعویٰ کرتا ہے اور گو باوجود دعویٰ محبت کے اس راہ کو چھوڑتا ہے جو پسندیدہ ہے یعنی نماز نہیں پڑھتا۔ اس لئے پڑھنے والے کو نہ پڑھنے والے سے نفرت ہو جائے گی۔ یا ایک شخص روزہ نہیں رکھتا بظاہر روزہ رکھنے والے پر نہ رکھنے والے کا کچھ اثر نہیں لیکن جب وہ دیکھے گا کہ اس کے محبوب (خدا) کے احکام کی بے قدری کی جاتی ہے اور محبوب بھی وہ جس کی محبت کا مدعی بے قدری کرنے والا ہے تو اس کو اس سے نفرت ہو جائے گی۔ تو شرعی جرم بھی خواہ براہ راست دوسرے پر اثر نہ ڈالیں مگر ان کی وجہ سے محبت و تعلق و اتحاد و اتفاق ٹوٹ جاتے ہیں۔

دوسرے اخلاقی جرائم ہیں ان کی بھی دو قسمیں ہیں۔ اوّل وہ جو خود انسان کی ذات پر اثر کرتے ہیں۔ دوسرے وہ جو غیر پر بھی اثر ڈالتے ہیں۔ جو جرائم مجرم پر ہی اثر ڈالتے ہیں یہ مسلّم امر ہے کہ ان کا ارتکاب کرنے والے شخص سے لوگ نفرت کریں گے کیونکہ جو کسی میں برائی دیکھے گا اس سے پیچھے ہٹے گا اور وہ جرائم جو دوسروں پر اثر ڈالتے ہیں ان کا ارتکاب کرنے والوں سے بھی لوگ علیحدہ ہوں گے مثلاً جو شخص قاتل ہے اس سے نفرت کی جائے گی۔ جو غیبت کا عادی ہوگا اس سے نفرت ہوگی کیونکہ وہ اپنے اس فعل سے لوگوں میں لڑائی ڈلواتا ہے۔ غرض جتنے اخلاقی عیب ہیں وہ سب ایسے ہیں کہ ان سے نفرت ہوتی ہے اور وہ نفرت اتفاق کو توڑتی ہے"۔

(الفضل ۸ جولائی ۱۹۲۰ء)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق منیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں

باغی فوج نے نائیجیریا کے سربراہ مملکت جنرل آئرنسی کو گرفتار کر لیا

بعض اطلاعات کے مطابق باغی حکومت کا تختہ الٹنے میں کامیاب ہو گئے ہیں

لیگوس ۳۰ جولائی۔ نائیجیریا میں بعض فوجی یونٹوں کی بغاوت کی ابتدائی خبر کے بعد بی بی سی نے اطلاع دی ہے کہ باغی فوج نے کل نائیجیریا کے سربراہ مملکت جنرل آئرنسی کو گرفتار کر لیا ہے۔ انہیں مغربی صوبہ کے شہر ابادان میں گرفتار کیا گیا جہاں وہ ایک کانفرنس میں شرکت کے لئے گئے ہوئے تھے۔

ایک اطلاع کے مطابق فوج نے مغربی صوبے کے گورنر کو بھی گرفتار کر لیا ہے۔ افراتفری اور گڑبڑ کے ماحول میں جو خبریں موصول ہوئی ہیں ان میں یہ اطلاع بھی شامل ہے کہ نائیجیریا میں باغی فوجوں کے کامیاب ہونے کے نتیجہ میں حکومت تبدیل ہو گئی ہے۔ لیکن اس خبر کی باوثوق ذرائع سے ابھی تصدیق نہیں ہو سکی۔ ابتداً بغاوت لیگوس سے پچاس میل دور ایک قصبہ سے شروع ہوئی یہ بھی جو بڑھتے بڑھتے سارے ملک میں پھیل گئی۔

ابتدائی خبروں میں بتایا گیا تھا کہ نائیجیریا میں فوجی حکومت کے خلاف بغاوت ہوئی ہے اور باغیوں نے دارالحکومت کے ہوائی اڈہ پر قبضہ کر لیا ہے ہوائی اڈے کے قریب گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے

لاگوس شہر میں اگرچہ امن ہے مگر وہاں زبردست کشیدگی موجود ہے اور تمام سرکاری دفاتر نیز فوج کے ہیڈ کوارٹر پر زبردست پہرہ لگا ہوا ہے اور شہر میں فوجی دستے گشت کر رہے ہیں۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق باغیوں اور سرکاری فوج کے درمیان جنگ میں متعدد افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ بغاوت میں پولیس حصہ نہیں لے رہی۔ اور نہ ہی اس بات کی کوئی شہادت ملی ہے کہ عام لوگوں نے بغاوت میں کسی فریق کا ساتھ دیا ہے

بغاوت کے بعد ملک کے ہوائی اڈے بند کر دیئے گئے۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اس بغاوت کا رہنما کون ہے۔ اور وہ کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔

پاکستان کی خارجہ پالیسی کی بنیاد ملک کے استحکام اور سلامتی پر ہے

ہم وقتی مصلحتوں کی بنیاد پر دوستی کے قائل نہیں: وزیر خارجہ

کراچی ۳۰ جولائی۔ وزیر خارجہ سید شریف الدین پیرزادہ نے کہا ہے کہ پاکستان کی خارجہ پالیسی کی بنیاد مصلحت نہیں۔ بلکہ حقیقت پسندی پر ہے۔ اور اس پالیسی کا مقصد پاکستان کی سلامتی، استحکام، بقاء اور تحفظ کی ضمانت حاصل کرنا ہے۔ اس لئے ہم دوسروں کو بیوقوف بنانے یا ان سے وقتی طور پر تعلقات استوار کرنے پر یقین نہیں رکھتے۔ بلکہ ہم ایسی دوستی کے قائل ہیں جو بے لوث ہو اور آزمائش پر پوری اتر سکے۔

سید شریف الدین پیرزادہ کل شام یہاں ہوٹل میٹروپول میں ایک عصرانہ میں تقریر کر رہے تھے۔ جو وزیر خارجہ کے احباب نے ان کے اعزاز میں دیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے دس کروڑ عوام یہ ثابت کر چکے ہیں کہ وہ اتحاد رکھتے ہیں اور بیرونی جارحیت کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ پاکستان نے کشمیریوں کو حق خود ارادیت دلانے کے لئے عظیم قربانیاں دی ہیں۔ اور وہ اس وقت تک کشمیریوں کی حمایت جاری رکھیں گے جب تک کہ وہ آزاد نہیں ہو جاتے۔

سید صاحب نے کہا کہ تاریخی، جغرافیائی، ثقافتی، اقتصادی اور دوسرے امور پر غور کرنے کے بعد دوسرے ملکوں کے ساتھ پاکستان نے تعلقات قائم کئے ہیں

اعلان نکاح

مکرم خواجہ عبدالکریم صاحب ڈھاکہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۱۵ جولائی ۶۶ء بروز جمعۃ المبارک محترم جناب ایس ایم حسن صاحب امیر ڈھاکہ نے مسجد احمدیہ ڈھاکہ میں ناصرہ بیگم بنت حاجی محکم الدین صاحب مرحوم (نواسی مولوی احمد امیر صاحب آف آسام) کا نکاح پانچ ہزار روپے حق مہر پر محترم خواجہ حمید اللہ صاحب ڈار ولد خواجہ حبیب اللہ صاحب ڈار آف اسلام آباد (کشمیر) حال راولپنڈی سے پڑھا احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت ثابت ہو۔

(عزیز احمد نائب ناظر بیت المال)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۰۷